



سوال

(142) بحالت بے ہوشی پانچوں وقت کی نماز فوت ہو گئی

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک شخص سے بحالت بے ہوشی پانچوں وقت کی نماز فوت ہو گئی اس کا کفارہ دینا لازم ہے یا کہ قضا پڑھنا چاہیے۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

حالت بے ہوشی میں جو نماز فوت ہو، اس کا کچھ کفارہ نہیں ہے اور اس کی قضا پڑھنے میں علماء کا اختلاف ہے۔ امام مالک اور شافعی کے نزدیک اس صورت مسئولہ میں قضا نہیں ہے اور ایک حدیث سے بھی یہی بات ثابت ہوتی ہے، وہ حدیث یہ ہے: عن عائشہ انہا سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عن الرجل یعمی علیہ فیتکرم الصلوۃ فقال لا شیء من ذلک قضاء الا ان یفتیق فی وقت صلوۃ فاند یصلیہ رواہ الدارقطنی۔ یعنی حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا، جو بے ہوش ہو جائے، پس اس کی نماز فوت ہو جائے تو فوت شدہ نماز کو قضا کرے یا نہیں، آپ نے فرمایا کہ کسی فوت شدہ نماز کی قضا نہیں مگر جب کسی کے وقت میں اس کو ہوش ہو تو اس وقت کی نماز اس کو پڑھنا ہوگا۔ اس حدیث سے جو بات ثابت ہوتی ہے اسی کے قائل ہیں امام مالک اور امام شافعی مگر یہ حدیث نہایت ہی ضعیف وناقابل احتجاج ہے اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک صورت مسئولہ میں پانچوں نماز فوت شدہ کی قضا پڑھنی ضروری ہے۔ اس واسطے کہ امام محمد نے کتاب الآثار میں روایت کی ہے۔ انہرنا ابوحنیفہ عن حماد عن ابراہیم عن ابی عمر اند قال فی الذی یعمی علیہ یرا ویلیہ یقضی۔ یعنی ابن عمر نے فرمایا کہ جو شخص ایک دن اور ایک رات بے ہوش رہے وہ نماز فوت شدہ کی قضا پڑھے اور دارقطنی نے یزید مولیٰ عمار بن یاسر سے روایت کی ہے کہ عمار بن یاسر ظہر سے لے کر عصر تک اور مغرب اور عشاء تک بے ہوش رہے اور آدھی رات کو ہوش آیا تو انہوں نے ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء کی نماز پڑھی، امام ابوحنیفہ کے نزدیک ایک دن اور ایک رات تک بے ہوشی رہے یا ایک دن ایک رات سے کم تو نماز فوت شدہ کی قضا پڑھنی چاہیے اور اگر ایک دن ایک رات سے زیادہ بے ہوش رہے تو نماز فوت شدہ کی قضا نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

حررہ محمد عبدالرحمن المبارک کثوری عفا اللہ عنہ (سید محمد نذیر حسین)



جلد 01